شیخ الحدیث مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

عقلِ سلیم اور قرآن کریم

خدا کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتے

خدا کی ہستی کا مسئلہ دین و مذہب کا پہلا بنیادی مسئلہ ہے اور چونکہ انسان کی عقلِ سلیم کے لیے خود اپنے وجود کی طرح خدا کا وجود بھی ایک بالکل بدیہی حقیقت ہے جس کے لیے کسی منطقی بحث و استدلال کی قطعاً ضرورت نہیں، اس لیے قرآن کریم نے جہاں بھی اس مسئلہ پر گفتگو فرمائی ہے وہاں اس نے انسانوں کی صحیح اور سلیم عقل سے صرف یہ اپیل کی ہے کہ کائنات کا یہ سارا نظام جس کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو بلکہ خود تم اس کا ایک جزو ہو۔۔۔ اس میں ذرا غور و فکر کرو تو خدا کی قدرت اور اس کی کارفرمائی کی کھلی نشانیاں تم خود اس میں پالو گے۔

سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے۔

ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلك الّتی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل الله من السماء من مّاء فاحیا به الارض بعد موتھا وبث فیھا من كل دابة وتصریف الرّیاح والسحاب المسخر بین السمآءِ والارض لاٰیات لقوم یعقلون۔ (البقرہ ۱۶۴)

اس آیت میں قرآن مجید نے زمین و آسمان کی ساخت، رات دن کی آمد و رفت کے مقررہ نظام، سمندروں پر کشتیوں اور جہازوں کی چلت پھرت، بارش اور اس کے آثار و نتائج، ہواؤں کے تغیرات اور آسمانوں اور زمین کے درمیان ایک خاص نظام کے تحت رہنے والے بادلوں کی طرف اشارہ کر کے انسانوں سے کہا ہے کہ ان چیزوں میں غور کرو۔ پھر سورۂ انعام میں ارشاد ہے۔

ان الله فالق الحبّ والنوىٰ یخرج الحیّ من المیّت ومخرج المیّت من الحیّ ذالكم الله فانّی تؤفكون۔

یقیناً اللہ ہی ہے پھاڑنے والا دانے اور گٹھلی کا۔ وہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے۔ یہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے، پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔

مطلب یہ ہے کہ انسان برابر دیکھتے ہیں اور تجربہ کرتے ہیں کہ غلہ کے کسی ننھے سے دانے کو یا کسی پھل کی گٹھلی کو زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دانہ اور گٹھلی اندر ہی اندر پھٹتے ہیں اور ان میں ایک نہایت نرم و نازک ریشہ نکلتا ہے اور وہ زمین کو چیرتا ہوا اوپر نکل آتا ہے تو غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس دانے کو یا گٹھلی کو زمین کے اندر کسی نے قاعدہ سے شگاف دیا اور کسی نے اس بے جان اور سوکھے ہوئے دانے یا گٹھلی میں سے وہ ہر جاندار ریشہ یعنی اکھوا نکالا۔ پھر وہ ریشم کے دھاگے سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے کس کی کارفرمائی سے زمینوں کی تہوں کو چیرتا ہوا اوپر نکل آیا؟ ــ تو قرآن پاک کی اس آیت میں بتلایا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت سے اور اس کی کارفرمائی سے ہوا۔ (ان اللہ فالق الحب والنوی)

آگے فرمایا اسی طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک بے جان چیز میں سے جاندار چیز پیدا ہو جاتی ہے مثلاً قرآن مجید انسان کے اس روزمرہ کے تجربہ اور مشاہدہ کو سامنے رکھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کرشمے اللہ ہی کی قدرت کے ہیں اور کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے اور سورہ ذریت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون۔ (اور یقین لانے والوں کیلئے زمین میں ہماری نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں اور خود تمہارے اندر بھی ہیں تو کیا تم کو دکھلائی نہیں دیتا؟)

مطلب یہ ہے کہ انسان اگر اپنی بصیرت سے کام لے اور دیکھنا چاہے تو زمین کے طول وعرض میں ہماری ہستی اور ہماری قدرت کی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں اور خود انسانوں کے وجود میں بھی ہماری کچھ نشانیاں موجود ہیں وہ اپنے ہی بارے میں ذرا غور کرے کہ ماں کے رحم میں اس کی یہ حسین و موزوں صورت کس نے بنائی۔ کس نے دیکھنے والی آنکھ بنائی؟ کس نے سننے والے کان بنائے؟ کس نے ذائقہ لینے والی زبان بنائی اور سونگھنے والی ناک بنائی؟ کس نے اس کے زبان کو گویائی دی؟ کس نے اس کے پستانوں میں اس کے لیے دودھ کی نہر جاری کی؟ کس کے قبضہ میں اس کی زندگی اور موت ہے؟ انسان اگر خود اپنے بارے میں ان سوالوں پر غور کرے تو ہر سوال کا جواب اس کی عقل یہی دے گی کہ سب کچھ نظر نہ آنے والی ایک حکمت و قدرت والی ہستی نے کیا اور وہی اللہ ہے۔

اور سورۂ نحل میں ارشاد فرمایا ہے۔

وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین۔

اور تمہارے لیے مویشیوں میں غور وخوض و عبرت کا پورا سامان ہے۔ ہم تم کو ان کے پیٹ میں سے خون اور غلیظ فضلہ کے درمیان سے پاک صاف دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے بڑا خوشگوار ہوتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ جن مویشیوں کا تم دودھ پیتے ہو ذرا ان میں تم غور کرو ان کے پیٹ میں خون کی نالیاں ہیں،

جن میں ہر وقت خون دوڑتا ہے اسی طرح غلیظ فضلہ کا ایک خزانہ ہے اور اس کے راستے ہیں اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوتا کہ ان مویشیوں کے جسم میں سرخ رنگ کے ناپاک خون اور بدبو دار غلیظ فضلہ کی کافی مقدار بھری نہ رہتی ہو لیکن ان مویشیوں کے جسم کے جن حصوں میں خون اور بدبو دار غلاظت بھری رہتی ہو اسی کے قریب سے لطیف اور صاف سفید دودھ نکلتا ہے جس میں نہ خون کے رنگ کی کوئی آمیزش ہوتی ہے اور نہ غلیظ فضلہ کی بدبو کا کوئی اثر وہ پینے والوں کے لیے کیسا خوشگوار، خوش ذائقہ اور نفیس مشروب ہے تو ذرا سوچو کہ کس کی کاریگری ہے کیا جس بیچاری گائے یا بھینس یا بکری میں سے دودھ نکلتا ہے یہ اس کا فعل ہے؟ کیا کسی انسان نے دودھ کی یہ عجیب و غریب زندہ مشین بنائی ہے — ؟ نہیں ہرگز نہیں — یہ صرف اس حکیم و خبیر ہستی کی قدرت کا کرشمہ ہے جس نے اس ساری دنیا کو اور تم کو بھی پیدا کیا ہے۔

اور سورۂ ابراہیم میں خدا کی ہستی ہی کے متعلق نہایت مختصر لفظوں میں اور سوالیہ انداز میں کتنی بلیغ اور کیسی تشفی بخش بات کہی گئی ہے، ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ان الله شك فاطر السموات والارض۔ (کیا تمہیں اللہ کی ہستی میں شک ہے جو تمام آسمان و زمین اور ان کے اندر کی ساری کائنات کا بنانے والا ہے)۔

قرآن کریم نے اس مختصر سوالیہ جملہ کے ذریعہ انسانوں کے سامنے غور و فکر کے لیے زمین و آسمان کی ساری وسعتیں رکھ دی ہیں۔

آنکھوں والا انسان آسمان کو دیکھتا ہے چاند، سورج اور ستاروں کو دیکھتا ہے ان کی روشنی اور انکی گرمی یا خنکی کو دیکھتا ہے زمین کو اپنے نیچے پاتا ہے اس میں دریا اور پہاڑ دیکھتا ہے باغات دیکھتا ہے لہلہاتے ہوئے کھیت دیکھتا ہے ان سے پیدا ہونے والا غلہ اور میوے اور پھل کھاتا ہے ان کے خوش رنگ پھول دیکھتا ہے اور ان کی خوشبو سونگھتا ہے اس سے پیدا ہونے والی بے شمار چیزوں کو استعمال کرتا ہے اور ان کے عجیب و غریب خواص و اثرات سے فائدہ اٹھاتا ہے پھر جب تک کہ اس کی عقل بالکل مسخ نہ ہو جائے وہ یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ سب چیزیں خود اپنے ارادہ اور فیصلہ سے ایسی بن گئی ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچ سکتا کہ کسی سائینٹسٹ یا صناع انسان کی صناعی کے یہ سب کرشمے ہیں۔ اس کی عقل سلیم و بصیرت اس کے سوا کسی توجیح کو قبول نہیں کر سکتی کہ یہ سب کسی حکیم و خبیر ہستی کی قدرت اور صنعت کا کرشمہ ہے۔

صنع الله الذی اتقن کل شیئ۔

ایک دفعہ ایک صاحب نے جو خدا کی ہستی کے قائل نہیں تھے اس عاجز سے اس موضوع پر گفتگو کرنی چاہی، میں نے کاغذ کا ایک پرزہ اپنی جیب سے نکال کر ان کے سامنے رکھا اور کہا کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ اس

کاغذ پر جو حروف لکھے گئے ہیں وہ کسی لکھنے والے نے نہیں لکھے ہیں بلکہ آپ سے آپ لکھے گئے ہیں تو کیا آپ میری بات مان لیں گے ؟ اور اگر اسی طرح میں اپنی اس گھڑی کے متعلق کہوں کہ یہ کسی بنانے والے نے نہیں بنائی بلکہ آپ سے آپ بن گئی ہے یا اگر کسی دوڑتی ہوئی موٹر کے متعلق آپ سے کہوں کہ یہ کسی کارخانے میں نہیں بنی بلکہ یہ آپ سے آپ بن گئی ہے اور کوئی ڈرائیور اس کو نہیں چلا رہا بلکہ یہ آپ سے آپ دوڑ رہی ہے اور ہر موڑ پر خود ہی قاعدے کے مطابق مڑ جاتی ہے تو آپ میری ان باتوں کو باور کر سکیں گے ؟ یا ان کا امکان بھی تسلیم کر سکیں گے ؟ ان صاحب نے جواب دیا کہ ان میں سے تو کسی بات کو بھی عقل تسلیم نہیں کر سکتی ۔ میں نے ان سے کہا۔ "میرے بھائی ! گھڑی اور موٹر جیسی چیزوں کے متعلق تو آپ کی عقل تسلیم نہیں کر سکتی کہ یہ آپ سے آپ بن گئی ہیں اور کاغذ کے اس پرزہ پر جو ٹیڑھے ترچھے چند حروف لکھے ہوتے ہیں ان کے متعلق بھی آپ کی عقل نہیں مان سکتی کہ یہ آپ سے آپ لکھے گئے ہیں لیکن زمین و آسمان اور چاند، سورج جو ایک حیرت انگیز نظام کیساتھ چل رہے ہیں اور ان سے بھی زیادہ عجیب انسان کی ہستی، اس کا دل و دماغ، اسکی لاکھوں رگوں اور نسوں کا نظام اسکی آنکھیں، اس کے کان اور اس کے ذائقہ لینے والی اور بولنے والی زبان، ان سب کے متعلق آپ کی عقل یہ مان سکتی ہے کہ یہ بغیر کسی کے بنائے آپ سے آپ بن گئے ہیں ؟ پھر میں نے ان سے کہا کہ جس طرح آپ کے نزدیک یہ بات بدیہی اور ناقابل بحث ہے کہ کاغذ کے اس پرزہ پر جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو کسی لکھنے والے نے لکھا ہے اور اس گھڑی کو کسی نے بنایا ہے اور یہ موٹر بھی یقیناً کسی کارخانہ میں بنی ہے اور اگر وہ چل رہی ہے تو یقیناً کسی چلانے والے کے چلانے سے چل رہی ہے ۔ اسی طرح یہ بھی بات بدیہی اور قطعاً ناقابل بحث ہے کہ زمین و آسمان، چاند، سورج اور انسان و حیوانات اور یہ ساری کائنات کسی حکیم و خبیر اور کسی کامل قدرت والی ہستی کی بنائی ہوئی ہے میری یہ گفتگو اور میرا یہ استدلال قرآن ہی کی روشنی میں تھا اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین و اطمینان پیدا کرنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے ہاں توحید اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مسئلہ ایسا ہے کہ اگر وحی کی رہنمائی نہ ہو تو انسانی عقل اس میں بہت ٹھوکریں کھا سکتی ہے اور گمراہ قومیں زیادہ تر اسی وادی میں بھٹکی ہیں اس لیے قرآن کریم میں اس کے ہر پہلو پر بہت زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ گویا اس کا خاص موضوع ہے۔

مؤتمر المصنفین کا سلسلۂ مطبوعات (۲۲)

کتابت اور تدوینِ حدیث

تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی
رکن مؤتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ

مقدمہ: جناب مولانا سمیع الحق مدیر ماہنامہ الحق

جس میں کتابت کی شرعی حیثیت و اہمیت، ابتدائی ادوار میں عہد رسالت اور صحابہ میں تحریری کام، کتابت حدیث کا اہتمام، کاتبین وحی، سرکاری دستاویزات سب سے پہلا تحریری دستور مملکت، تدوین حدیث کی تنظیم اور ضوابط کی کوششوں کے علاوہ موضوع سے متعلق دیگر کئی اہم عنوانات پر جامع اور مستند مباحث شامل ہیں

مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان